بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

قرآن حق ہے

انا نحن نزلنا علیک القرآن تنزیلاo (۷٦: ۲۳)

اے رسول! ! بے شک ہم نے قرآن کو آپ پر اس طرح ٹھیک ٹھیک نازل فرمایا ہے۔ جو نازل کرنے کا حق ہے۔

ویر الذین اوتو العلم الذی انزل الیک من ربک ھو الحق و یھدی الی صراط العزیز الحمیدo (٦ : ۳۴)

اور اے رسول! جو کچھ آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے اسے وہ لوگ جنھیں علم دیا گیا ہے، دیکھتے ہیں کہ وہ حق ہے اور وہ غالب تعریف کیے ہوئے (اللہ) کے راستے کی رہنمائی کرتا ہے نیز اسی چیز کی تائید بشہادت خداوندی موجود ہے:

فورب السماء والارض انہ لحق (۵۱ : ۲۳)

آسمانوں اور زمین کے پروردگار کی شہادت ہے کہ بلاشبہ قرآن حق ہے۔

حق کی تعریف۔

سطور بالا میں آپ قرآن حکیم کی داخلی شہادت کی روشنی میں ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ آنحضور سلام علیہ پر قرآن نازل ہوا، جو سرتا ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے، حق کی تعریف کیا ہے؟

مخفف ہے سلامٌ علیہ کا یعنی اس پر سلام ہو۔ قرآن کریم نے انبیاء پر سلام کہنے کے لیے **سلٰمٌ علی المرسلین (۳۷/۱۸۱)**، **سلٰمٌ علی نوح (۳۷/۳۹)**، **سلٰمٌ علی ابراھیم (۳۷/۱۰۹)**، **سلٰمٌ علی موسٰی و ھرون (۳۷/۱۲۰)** اور **سلٰمٌ علی ال یاسین (۳۷/۱۳۰)** کے الفاظ عطا فرمائے ہیں حضرت یحییٰ کے تذکرہ میں آپ پر سلام ان الفاظ میں کہا گیا ہے: **وسلٰمٌ علیہ یوم ولد ویوم یموت و یوم یبعث حیاo (۱۹/۱۵)** فلہٰذا اس ترجمہ و تفسیر میں انبیاء علیہم کے اسماء مبارکہ پر لکھا گیا ہے۔

عربی زبان میں ہر اس چیز کو جو اس طرح بشکل مشہود موجود ہو کہ اس کے وجود سے دوست دشمن اور موافق ومخالف کسی کو مجالِ انکار نہ ہو، اسے حق کہا جاتا ہے۔ مثلاً جب شکاری کا تیر ٹھیک نشانے پر بیٹھے اور شکار مجروح حالت میں سامنے پڑا ہو تو عربوں کے ہاں کہتے ہیں رمی فاحق الرمیۃ۔ نیز اونٹنی کا حمل جب اس طرح نمایاں ہو جائے کہ کوئی انکار نہ کر سکے تو کہتے ہیں عند حق لقاحها۔

اسی طرح چونکہ ارض وسماوات اور ان میں موجود ہر چیز کا وجود ایک ناقابل انکار حقیقت ہے اس لیے یہ پوری کائنات حق ہے۔ چنانچہ ارشاد باری ہے:

خلق السموت والارض بالحق (۳ : ٦٤)

اسی طرح ہر وقوعہ کو اس کی حقیقی جزئیات سمیت حق کہا جاتا ہے۔ اور وہ الفاظ جن سے اس وقوعہ کا ٹھیک ٹھیک اور صحیح صحیح اظہار ہوتا ہو وہ بھی حق کہلاتے ہیں۔ قرآن کریم چونکہ وقوعہ کائنات کی ٹھیک ٹھیک خبر دیتا ہے چونکہ اس کے الفاظ اس کی صحیح صحیح ترجمانی کرتے ہیں۔ اس لیے یہ بھی حق ہے چنانچہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے کائنات کے متعلق ارشاد فرمایا ہے: خلق السموت والارض بالحق اسی طرح قرآن کریم کے متعلق بھی ارشاد ہوا ہے: نزل علیک الکتب بالحق (۳:۳) اے رسولؐ! اللہ نے آپ پر ناقابل انکار حقائق سے معمور ایک مقدس کتاب نازل فرمائی ہے۔

تفاسیر کے ڈھیر۔

اسی حق کی تفسیر القرآن بآیتِ الفرقان کی خدمت کے لیے آج ہم میدان عمل میں اتر رہے ہیں لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس سے پہلے کوئی تفسیر موجود نہیں کہ اس کام کے لیے زر کثیر کا بوجھ بھی اٹھایا جائے اور وقت بھی خرچ کیا جائے؟ اس سوال کا جواب جگر تھام کر سننا پڑے گا۔ گزارش ہے کہ اس سے پیشتر متقدمین ومتاخرین کی تفسیروں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ اور ایک ایک تفسیر کئی کئی جلدوں پر مشتمل ہے۔ مثلاً:

تفسیر ابن جریر طبریؒ ۳۰ جلدوں کی ہے اور تفسیر امام غزالیؒ ۲۰ جلدوں کی